کیا عقد بیوگان منافی شرافت ہے؟

(جناب مولوی محمد عنایت اللہ صاحب سیف حیدرآبادی متعلم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

کیونکر جائے تحسر اور افسوس نہ ہو کہ اغیار کے بیدار طبقوں نے تو آج اسلامی اصول کا یہانتک خیر مقدم کیا کہ اپنے صدیوں کے دیرینہ اصولوں پر بھی خاک ڈالدی۔ مغربی اقوام جن کو مذہب تو مذہب انسانیت سے بھی دور کا لگاؤ نہ رہا۔ ہندومت جس کا مذہب ہی قصہ کہانیاں ہے اور جن کو مذہب اسلام سے خدا واسطے بیر ہے۔ بایں ہمہ آج وہ اسلامی قوانین کے آگے سر تسلیم خم کر رہے ہیں اور اسلام کی نورانی شعاعوں میں امن و سلامتی کی راہ ڈھونڈ رہے ہیں۔ جن کے ہاں ایک سے زائد نکاح ہونا اخلاقی جرم تھا۔ جن کی شادی ہو چکی ہو وہ اصولاً اپنی دوسری شادی دوشیزہ سے نہیں کر سکتے تھے اور جو عورت کیلئے دوسرا عقد کرنا حرام جانتے تھے آج وہ اس امر کے قائل نظر آتے ہیں کہ اسلام نے جن اصول کو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اس پر عمل کئے بغیر گزیر نہیں۔ گو ضد و ہٹ دھرمی کی وجہ سے اس کا نام بدل لیا ہو، مگر جاننے والے جانتے ہیں کہ یہ سب صورتیں مسئلہ عقد بیوگان ہی کی نقلیں ہیں لیکن ؎

ایک ہم ہیں کہ لیا اپنی ہی صورت کو بگاڑ + ایک وہ ہیں جنھیں تصویر بنا آتی ہے

آج جبکہ عقل انسانی ترقی کے اعلیٰ مدارج پر پہنچ چکی ہے قدیم اور جدید علمی انکشافات اسلام کے ہر اصول کو عین فطرت ثابت کر چکے ہیں کتنے ایسے نام نہاد مسلمان ہیں جو بیوہ عورتوں کی شادی کو ایک شرمناک فعل تصور کرتے ہیں بلکہ یہانتک کہا کرتے ہیں کہ جس خاندان میں عقد ثانی کا دستور ہے وہ شریف ہی نہیں۔ یہی وہ ناانصافی اور بے رحمی کی ناپاک رسم ہے جس کی بنا پر بیوہ یا مطلقہ (اگرچہ کمسن ہی کیوں نہ ہو) کا عقد ثانی کرنا شرافت خاندانی کے خلاف سمجھا جاتا ہے العظمت للہ ؏ ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا۔ اس جہالت کی بدولت آج کتنی ایسی بیوہ اور مطلقہ عورتیں ہیں جن کی زندگیاں تباہ ہو رہی ہیں اور جو اپنے جاہل اور ظالم اولیاء کے خلاف بزبان حال صدائے احتجاج بلند کرتی ہوئی کہہ رہی ہیں ؎

درمیانِ قعرِ دریا تختہ بندم کردہٗ + باز می گوئی کہ دامن تر مکن ہوشیار باش

یعنی دریا کے درمیان میں تختہ سے تو باندھ رکھا ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اگر ڈوبیں نہیں تو کم از کم بھیگیں گے ضرور۔ مگر تاکید یہی ہے کہ خبردار ہوشیار ہو دامن تر نہ ہونے پائے۔ کسقدر زبردستی کی بات ہے کہ فطرت کے خلاف دباؤ ڈالا جاتا ہے۔ آخر یہ بیل منڈھے کب تک چڑھیگی۔ دنیا کے مشاہدات و تجربات جھٹلائے نہیں جا سکتے۔ قوانین فطرت سے جنگ خواہ عورت کرے یا مرد اپنی موت آپ مرنا ہے ورنہ زخمی ہوئے بے تو ہرگز نہیں بچ سکتے۔ چنانچہ آج اس ناجائز رسم کی بدولت ایسے ایسے حیا سوز و شرمناک واقعات جو صرف اس خاندان ہی کیلئے نہیں، بلکہ تمام مسلمانوں کیلئے ایک بدنما داغ

بلکہ بدترین لعنت ہیں۔ آئے دن دیکھتے اور سنتے جا رہے ہیں۔ کس قدر حیرت اور تعجب کی بات ہے کہ ان "شریفوں" کو یہ بیحیائیاں تو گوارا ہیں، لیکن شریعت کے مطابق صحیح راہ اختیار کرتے ہوئے ان کو عار معلوم ہوتا ہے اور ان کی "ناک" کٹتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ خدانخواستہ سبھی اس قسم کی ہوتی ہیں۔ بلکہ ان بےکس اور بےزبان بیواؤں میں ایسی باعصمت اور باعفت خواتین بھی ہیں، جو نہایت پاکدامنی کے ساتھ اپنی زندگیاں گذار رہی ہیں لیکن ساتھ ہی یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ اگر ان کی عصمت محفوظ ہے تو شاید سو فیصدی ایسی ہونگی جن کی صحت برباد ہو چکی ہے۔ جو عموماً دق یا سل جیسے امراض میں مبتلا ہو کر اس دنیا سے حسرت کے ساتھ رخصت ہو جاتی ہیں۔

سوچنے کی بات ہے کہ اگر درحقیقت عقد بیوگان میں کچھ نقص ہی ہوتا یا نعوذ باللہ وہ شرافت کے خلاف ہوتا تو سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو سب شریفوں سے شریف اور بزرگوں سے بزرگ تھے اس سے بچتے۔ حالانکہ واقعات یہ ہیں کہ جناب سرورِ کائنات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے جتنے بھی عقد ہوئے ان میں سوائے ایک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے باقی سب بیوہ ہی تھیں۔ آپ کی دو صاحبزادیوں کا عقد ثانی یکے بعد دیگرے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ اول یہ دونوں صاحبزادیاں عتبہ اور عتیبہ نامی ابولہب کے دونوں لڑکوں کے عقد میں تھیں مگر جب ابولہب کی شرارت سے ان دونوں نے طلاق دیدی تو ان کا عقد یکے بعد دیگرے حضرت ذوالنورین عثمان رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ام کلثوم رضی اللہ عنہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی یعنی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی تھیں ان کا پہلا عقد جیسا کہ کتابوں میں لکھا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ جن سے کہ زید بن عمرؓ پیدا ہوئے اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو دوسرا عقد عون بن جعفرؓ سے ہوا۔ اور جب انکا بھی انتقال ہوا تو تیسرا عقد محمد بن جعفرؓ اور پھر عبداللہ بن جعفرؓ سے ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری نواسی امامہ بنت ابی العاص جو حضرت زینب بنت رسول اللہ کی صاحبزادی تھیں ان کا عقد بموجب وصیت حضرت فاطمہؓ کے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ اور جب حضرت علیؓ نے انتقال فرمایا تو بموجب وصیت حضرت علیؓ کے ان کا دوسرا عقد مغیرہ بن نوفل سے ہوا۔

مقام غور ہے کہ اگر مطلقہ اور بیواؤں کے نکاح ہونے میں کوئی عیب ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاحبزادیوں کیلئے ایسا نہ کرتے اور نہ اپنے نکاح میں ایسی عورتوں کو لاتے جو بیوہ تھیں۔ حالانکہ آپ کو معلوم ہو چکا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنے بھی عقد کئے ان میں سوائے ایک کے سب ہی بیوہ کے ساتھ تھے۔ ان ازواج میں سے بعض کا نکاح تو آپ کے ساتھ تیسرا نکاح تھا۔ چنانچہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا یعنی حضرت فاطمہؓ کی والدہ کا عقد اول ابوہالہ سے ہوا۔ اور اس سے دو لڑکے ہالہ اور ہند پیدا ہوئے۔ اس کے بعد دوسرا عقد عتیق ابن خالد مخزومی سے ہوا۔ اور اس سے بھی ایک لڑکی ہندہ نامی پیدا ہوئی۔ پھر چالیس سال کی عمر میں ان کا تیسرا نکاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔ اور اس وقت آپؐ کی عمر ۲۵ سال کی تھی۔ اسی طرح ام رومان جو حضرت عائشہ صدیقہؓ کی والدہ تھیں ان کا پہلا عقد عبداللہ بن سخرہ سے

ہوا۔ اور پھر دوسرا عقد ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ہوا نیز اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کا پہلا عقد جعفر بن ابی طالب سے ہوا اور ان سے تین لڑکے محمد اور عبداللہ اور عون پیدا ہوئے پھر جب حضرت جعفرؓ شہید ہوگئے تو ان کا دوسرا نکاح حضرت ابوبکرؓ سے ہوا اور ان سے محمد بن ابی بکرؓ پیدا ہوئے۔ اور جب حضرت ابوبکر صدیقؓ کا انتقال ہوا تو ان کا تیسرا عقد حضرت علیؓ سے ہوا اور ان سے یحییٰ پیدا ہوئے۔

اس قسم کے ہزاروں واقعات سے اسلامی تواریخ بھری پڑی ہیں۔ لیکن مشتے نمونہ از خروارے یہ چند مثالیں ان مسلمانوں کے سامنے جو عقد ثانی کو منافی شرافت سمجھتے ہیں پیش کرکے دریافت کرسکتا ہوں کہ یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کی شان ہے ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ اور صحابہ اہلبیتِ رسالت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں جنکی شان ہے اصحابی کالنجوم۔ صحابہ مثل تاروں کے ہیں۔ کیا ان سے بھی بڑھ کر کوئی شریف اور معزز ہوسکتا ہے نعوذ باللہ منہ ع چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک ✣ پس اب خود ہی اندازہ لگائیں کہ یہ منافی شرافت کا تخیل شیطانی فریب کے سوا اور کیا ہوسکتا ہے فرمان الٰہی ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ یعنی تم میں جو شخص زیادہ متقی و پرہیزگار ہے وہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ شریف و معزز ہے۔ چنانچہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک مختصر فارسی رسالہ میں جس کے ترجمہ کا نام نیل الامانی ہے تحریر فرماتے ہیں کہ "جو شخص عقد بیوگان کو عیب جانے وہ کافر ہے"۔ العیاذ باللہ فرمایا اللہ عز وجل نے وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ الخ یعنی جو عورتیں بیوہ (بے شوہر) ہوں ان کا تم نکاح کردیا کرو، اگر وہ غریب ہونگے تو اس نکاح کی برکت سے اللہ تعالیٰ ان کو مالدار اور تونگر کردے گا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علیؓ تین باتوں میں کبھی دیر نہ کرنا اول نماز میں جب اس کا وقت آجائے دوسرے بیوہ (بے شوہر) کے نکاح میں۔ جب اس کے مناسب شوہر ملجائے۔ تیسرا جنازہ (دفن کرنے میں) جب آجائے (ترمذی شریف) ✣

ان حکیمانہ احکام پر ادیان باطلہ تو کسی نہ کسی طرح عمل کرکے ان کی نعمتوں سے مستفید ہوں۔ لیکن ہم مسلمان اس سے روگردانی کرکے خسر الدنیا والآخرۃ مغلوب و مقہور ہوں فَیَا لَلْعَجَبْ۔ پروردگار ہمیں نیک سمجھ عطا فرمائے۔ آمین

کلام اکبر مرحوم

ہوائے الحاد رنگِ ملت کو ہر روش پر بدل رہی ہے — جو بات بگڑی بنے وہ کیونکر جو چل گئی ہے وہ چل رہی ہے
نہ عاقبت کا کسی کو ڈر ہے نہ عزتِ قوم پر نظر ہے — سروں میں سودا سما رہا ہے دلوں سے غیرت نکل رہی ہے
جو پیشوا خود ہوں رند مشرب تو کیا جمے رنگ وعظ مذہب — قلوب شیطاں کے متبع ہیں زبان قرآں پہ چل رہی ہے
جو قوم ہمسایہ ہے ہماری نہیں ہے اس پر بلا یہ طاری — ہم اپنی مستی میں گر رہے ہیں وہ ہوش میں ہے سنبھل رہی ہے
ہم اپنی صورت بگاڑتے ہیں بنا رہی ہے وہ اپنے گھر کو — ہم اپنا نقشہ مٹا رہے ہیں وہ اپنے سانچے میں ڈھل رہی ہے
خدا کی ساعت ہیں یا کی صدیاں چھپی نہیں ہیں ہماری بدیاں — بلائیں آئیں اور آرہی ہیں کوئی گھڑی ہے کہ ٹل رہی ہے